پانچواں خطبہ جمعہ

ذوالحجہ

شہادت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لکلّ نبی رفیق و رفیقی فی الجنّة عثمان.

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر نبی کا جنت میں ایک رفیق ہوگا اور میرا رفیق جنت میں عثمان ہوگا!

حضرات گرامی! ذوالحجہ اور محرم دو مہینے اسلام کی تاریخ میں ایک یادگار حیثیت رکھتے ہیں۔ ان دو مہینوں میں قربانی کی ایسی عدیم المثال یادیں پائی جاتی ہیں جو تاریخ اسلام کا تاریخی سرمایہ ہیں۔

اقبال نے اپنے رنگ میں کہا تھا کہ

غریب و سادہ و رنگین ہے داستان حرم
نہایت اس کی حسین اور ابتدا ہے اسماعیل

تاریخ اسلام میں جس طرح سیّدنا حسینؓ بن علیؓ اور سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کی قربانی ایک بے مثال اور ناقابل فراموش داستان ہے۔ اسی طرح ذوالحجہ کے مہینہ میں داماد رسول وفا وحیا کے بادشاہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی قربانی بھی ایک نادر اور مظلومانہ شہادت کا بے مثال واقعہ ہے! یوں تو ہر شہید پر ظلم وستم کے پہاڑ ٹوٹے اور ہر شہید اپنے خون میں نہا کر اپنی زندگی کو زندہ وجاوید بنا گیا۔ مگر سید الشہداء حضرت سیدنا امیر حمزہؓ اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت ایک خاص رنگ لئے ہوئے ہے۔ اس لئے آج کی مجلس میں آپ حضرات کے سامنے سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت کے ان منتخب واقعات کا تذکرہ کروں گا جو آپ کی حیات طیبہ کے انوکھے اور مظلومانہ شہادت کے عجیب وغریب مناظر ہیں۔

حضرات گرامی!

جب باغیوں نے مدینہ منورہ میں اپنی چھاؤنی قائم کر لی اور ہر قیمت پر سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کا فیصلہ کر لیا تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر مظالم کا آغاز آپ پر خطبہ میں حملہ کر کے کیا۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ خطبہ جمعہ کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک باغی نے گستاخی کر کے آپ کو ٹوک دیا اور بلند آواز سے کہا کہ آپ خطبہ نہیں دے سکتے۔ اسی طرح مسجد کے تمام کونوں سے بیک وقت آواز بلند ہوئی کہ منبر سے نیچے اتر آئیں اور جمعہ خطبہ آپ نہ دیں، آپ کو قطعاً اس کی اجازت نہیں دی جائے گی! اسی شور و ہنگامہ میں ایک باغی آگے بڑھتا ہے اور عثمان غنیؓ سے وہ عصا چھین کر توڑ دیتا ہے۔ جو سرکار دو عالم ﷺ کی مبارک یادگار تھی۔ جو حضرت صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ بھی خطبہ جمعہ میں استعمال فرمایا کرتے تھے!

ایک عصائے کلیم تھا۔ یہ عصائے حبیب تھا اس کو اس بے دردی سے یوں توڑ دینا ایک قیامت تھا جو مسلمانوں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دلوں پر بجلی بن کر ٹوٹا نہ صرف اس عصا کو دو ٹکڑے کیا گیا، بلکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر سنگ باری شروع کر دی گئی۔ گویا کہ آغاز ہی حملے کا سنگ باری سے ہوتا ہے۔

مسجد نبوی کی توہین اور امام مظلوم پر حملہ

امام ابن جریر رحمہ اللہ اور امام ابن کثیر رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ

اس دوران میں نماز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پڑھانے آئے۔ لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر منبر پر کھڑے ہو کر باغیوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے باہر سے آنے والو! خدا سے ڈرو۔ خدا کی قسم اہل مدینہ (اصحابِ رسولؐ) جانتے ہیں کہ بارشاد رسول تم ملعون ہو۔ پس تم اپنی خطا سے نیکی مٹاؤ۔ اللہ عز وجل برائیوں کو نیکیوں سے مٹاتے ہیں۔ حضرت محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں (یعنی حضور ﷺ نے تم لوگوں کو ملعون فرمایا ہے)

حکیم بن جبلہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر بٹھا دیا۔ حضرت زید بن ثابت کھڑے ہوئے۔ ان کو بھی بٹھا دیا گیا۔ پھر تمام باغی اہل مسجد پر پل پڑے۔ لوگوں پر سنگ باری شروع کر دی یہاں تک کہ

انہیں مسجد سے نکال دیا اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر اس قدر شدید پتھر برسائے کہ آپ بے ہوش ہوکر منبر سے گر پڑے۔

وَحَصَبُوْا عُثْمَانَ حَتّٰى صُرِعَ عَنِ الْمِنْبَرِ مَغْشِياً عَلَيْهِ (طبری. البدایه والنهایه)

خطیب کہتا ہے

☆ باغیوں نے مسجد نبوی میں داخل ہوکر سب سے پہلے عصائے نبوی کو توڑا!

☆ اس عصا کو نبیؐ نے ہاتھ لگائے تھے

☆ اس عصا کو صدیقؓ نے ہاتھ لگائے تھے

☆ اس عصا کو فاروقؓ نے ہاتھ لگائے تھے!

اس مبارک عصا کو وہی توڑ سکتا تھا۔

جو عظمت و محبت مصطفےٰ سے خالی ہو!

اس عصا کو وہی توڑ سکتا تھا جو عظمت صدیقی سے ناواقف ہو!

اس عصا کو وہی توڑ سکتا تھا جو رفعت فاروقی سے بے خبر ہو!

ہمارا عقیدہ ہے کہ عصا خواہ کلیم کا ہو۔

اور عصا خواہ حبیب کا ہو دونوں انوارات و برکات کے حامل تھے!

توڑ پھوڑ.............سبائیوں کا پرانا مشغلہ ہے!

مسجد نبوی کی توہین.................مسجد نبوی وہ قابل احترام مقام ہے۔ جہاں پر بلند آواز سے بولنا بھی جائز نہیں ہے۔ **لاترفعوا اصواتكم فوق صوت النبی.** اے لوگو نبی کی آواز پر اپنی آواز کو بلند نہ کرو! گویا کہ آواز میں اس قدر پستی اور آہستگی پیدا کرو کہ تمہارے بولنے میں آواز بلند نہ ہونے پائے۔ یہ مقام ادب ہے! مگر باغیوں نے اس ضابطے کو بھی توڑ دیا! معلوم ہوا جس طرح عثمانؓ کے باغی محبت و ادب رسول سے خالی ہیں اسی طرح عثمانؓ کی محبت و ادب سے بھی ان کے دل خالی ہیں!

باغیوں کو نہ عصائے نبوی کا احترام

باغیوں کو نہ مسجد نبوی کا احترام

باغیوں کو نہ داماد مصطفےٰ کا احترام

سچ ہے بے حیاباش وہر چہ خواہی کن

مسجد میں نماز پڑھنے سے ممانعت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو غشی کے عالم میں قصر خلافت پہنچایا گیا۔ آپ جب ہوش میں آتے ہیں تو سب سے پہلا سوال کیا کہ؟ اہل مدینہ کو تو کوئی تکلیف نہیں پہنچی ؟

اللہ، اللہ............ مدینہ اور اہل مدینہ کی آپ کو کس قدر فکر تھی! اپنی جان اور اپنے زخموں کی تو فکر نہیں ہے۔ فکر ہے تو اہل مدینہ کا! فکر ہے تو دیار رسول کے مکینوں کا! ابھی آپ قصر خلافت میں زخمی حالت میں تھے کہ مدینہ کی گلیوں میں باغیوں کی آواز گونجتی ہے کہ خبر دار! آج کے بعد............ عثمان مسجد نبوی میں نہ تو جماعت کرا سکتے ہیں اور نہ ہی خود نماز پڑھنے کے لئے مسجد نبوی میں آ سکتے ہیں۔ گویا کہ اب مسجد نبوی میں خطبہ جمعہ تو کیا دیں گے بلکہ جماعت اور نماز ادا کرنے سے بھی روک دیا گیا! اس سے بڑھ کر اور کیا ظلم ہوگا کہ جس مسجد نبوی کو ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے خرچ کر کے آپ نے وسیع اور تعمیر کیا تھا آج باغیوں نے اس میں نماز اور جماعت سے روک دیا!

خطیب کہتا ہے

خلیفۃ المسلمین............ ہی نماز پڑھاتا ہے

خلیفۃ المسلمین............ ہی خطبہ جمعہ دیتا ہے

اسلامی مملکت کا............ خطیب بھی خلیفۃ المسلمین

اسلامی مملکت کا............ امام بھی خلیفۃ المسلمین

اسلامی مملکت کا............ سربراہ وہی ہو سکتا ہے

جو فرائض امامت سے بھی باخبر ہو!

اور فرائض عدالت سے بھی باخبر ہو!

قصر خلافت کا محاصرہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر جو سورج طلوع ہوتا تھا! پہلے کی نسبت زیادہ تشدد اور مظالم کا پیغام لاتا تھا۔ پہلے زخمی ہوئے۔ پھر خطبہ جمعہ سے روک دیے گئے۔ پھر نماز باجماعت ادا کرنے سے منع کر دیا گیا۔ پھر مسجد نبوی میں داخلہ بند کر دیا گیا۔ پھر اس پر اکتفا نہیں ہوئی بلکہ آپ کو قصر خلافت میں محصور کر کے باہر نکلنے سے منع کر دیا گیا۔ گویا کہ باغیوں نے آپ کو گھر ہی میں نظر بند کر دیا تو مختلف اصحاب رسول نے آپ کو مشورہ دیا کہ ہمیں باغیوں کے ساتھ لڑنے کی اجازت دیں تا کہ ہم ان کی اکڑی ہوئی گردنوں کو سرنگوں کر سکیں یا پھر آپ مدینہ منورہ سے سفر کر کے مکہ مکرمہ یا شام تشریف لے جائیں مگر حضرت عثمان غنیؓ نے دونوں باتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں نہ تو مدینہ طیبہ میں کسی کو خون ریزی کی اجازت دے سکتا ہوں! اور نہ ہی مدینہ طیبہ کو چھوڑ سکتا ہوں! چنانچہ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ وہ ایام محاصرہ میں حضرت عثمانؓ کے پاس گئے اور کہا........... آپ عوام کے امام ہیں اور اس مصیبت میں مبتلا ہیں۔ میں آپ کے سامنے تین باتیں پیش کرتا ہوں! آپ ان میں سے ایک کو اختیار فرمائیں۔

☆ یا تو نکل کر محاصرہ کرنے والوں سے جنگ کیجئے۔

فَاِنَّ مَعَکَ عَدَدًا وَقُوَّةً وَاَنْتَ عَلَى الْحَقِّ............... بلاشبہ آپ کے ساتھ لوگ ہیں۔قوت ہے اور آپ پر حق ہیں اور وہ باطل پر

☆ یا جس دروازہ پر محاصرین نہیں ہیں اس کے علاوہ ایک اور دروازہ مکان کے عقب میں بنایا جائے۔ آپ ادھر سے اپنی سواری پر بیٹھ کر مکہ معظمہ چلے جائیں۔ یہ لوگ وہاں آپ کا قتل جائز نہیں سمجھیں گے۔!

☆ یا آپ شام تشریف لے جائیں۔ وہاں حضرت معاویہؓ موجود ہیں۔ وہ آپ کی پوری پوری حمایت کریں گے!

میں مدینہ نہیں چھوڑ سکتا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کی تمام تجاویز سن کر ارشاد فرمایا کہ میں

باہر نکل کر باغیوں سے جنگ نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ کے شہر میں قتل وخون ریزی کا مرتکب نہیں ہونا چاہتا۔ میں حرم رسول کے احترام کو پامال نہیں کروں گا اور میں مکہ کی طرف نکل کر چلا جاؤں میں یہ بھی نہیں کر سکتا! کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ایک قریشی مکہ میں ظلم کرے گا اس پر آدھی دنیا کا عذاب ہوگا۔ میں ایسا بھی نہیں کر سکتا

اور نہ ہی میں مدینہ چھوڑ کر شام یا کہیں اور جاؤں گا۔ کیونکہ **فلن افارق دار ھجرتی ومجاورۃ رسول ﷺ.**

میں اپنے دار ہجرت (مدینہ طیبہ) اور رسول خدا کا قرب اور ہمسائیگی نہیں چھوڑ سکتا! سبحان اللہ مدینہ طیبہ اور جوار رسول سے اس قدر شدید پیار ہے کہ جان تو دے دی مگر جوار رسول سے دوری کو برداشت نہیں فرمایا! پھر امت رسول کی خیر خواہی کا کیا ٹھکانا ہے کہ جان شیریں سے ہاتھ دھونا تو منظور کر لیتے ہیں مگر امت میں خون ریزی کا دروازہ کھولنے کے روادار نہیں۔ اسی طرح حرم محترم کا احترام ملاحظہ ہو کہ شہادت منظور ہے۔ مگر حرم مدینہ میں قتال منظور نہیں ہے۔

خطیب کہتا ہے

مدینہ رحمتوں کا خزینہ ہے
مدینہ برکتوں کا خزینہ ہے
مدینہ نبوت کا دفینہ ہے
مدینہ مایوسوں کے لئے سکینہ ہے
اس سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی محبت وعقیدت کا نگینہ ہے۔
مدینہ سے مومن کو محبت ہے اور دشمن رسالت کو کینہ ہے۔

سبحان اللہ.................حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنے محبوب کے شہر سے اس قدر والہانہ لگاؤ ہے کہ ہر بات ہر مصیبت اور ہر دکھ گوارا کر لیا مگر شہر محبوب سے دوری گوارا نہیں فرمائی!

کیونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نظر میں یہ ارشاد رسول تھا کہ

من استطاع ان یموت فی المدینة فلیمت بها فانی اشفع لمن یموت

بها.

جو آدمی مدینہ میں دفن ہونے کی کوشش کرے گا اور وہ یہاں وفات پائے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید مدینہ

عثمان غنی رضی اللہ عنہ مدفون مدینہ

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مدینہ والے کی شفاعت بھی ملی

اسی لئے ہمیشہ عشق رسالت سے سرشار مستانوں کی ہمیشہ خواہش اور کوشش رہی ہے کہ ان کی موت مدینہ میں آئے اور انہیں دیار رسول کے انوارات اور شفاعت رسول کی سرفرازیوں سے نوازا جائے۔ چنانچہ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ اسی کیف وسرور کو حاصل کرنے کے لئے نہایت درد ومحبت رسول میں ڈوب کر نغمہ سرا ہوتے ہیں۔

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید یہ ہے
کہ ہو سگان مدینہ میں میرا نام شمار

....

جیوں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مجھے مدینہ کے مورو مار

....

سبحان اللہ...... حضرت نانوتویؒ بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پیروی میں اسی ادا کو اپنائے ہوئے ہیں کہ میرا مدفن بھی مدینہ بن جائے۔ زہے نصیب............ یہی محبت رسول ہے۔

یہی عقیدت رسول ہے جو نانوتویؒ اور ان کے خدام کو حاصل ہے

صحابہ کرام نے جس خوشبو کو پوری دنیا میں پھیلایا تھا اس کا ایک حصہ علمائے حق کو بھی نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کے دامن کو مشکبار بہی رکھے!

مدینہ نہیں چھوڑوں گا اور نہ ہی چھوڑ سکتا ہوں۔ کیونکہ میرے محبوب کا دار الہجرت ہے اور مجھے

آپ کی ہمسائیگی کا شرف حاصل ہے یہ تھے وہ الفاظ جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے دوستوں سے فرمائے!

دانا، پانی بند

حضرات گرامی! امام مظلوم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر باغیوں کے مظالم دن بدن بڑھتے چلے جارہے تھے!

پہلے مسجد میں خطبہ بند کیا
پھر نماز باجماعت بند کردی
پھر آپ کو مکان میں بند کردیا
اب پھر مدینہ کی گلیوں میں آواز بلند ہوتی ہے!
عثمانؓ پر آج سے کھانا بند کیا جاتا ہے!
خبردار کوئی شخص آج کے بعد عثمانؓ کو روٹی کا نوالہ تک نہ دینے پائے!

اس سے بڑا ظلم کیا ہوسکتا ہے جس عثمان رضی اللہ عنہ کے خزانوں سے غریب و نادار مسلمانوں کے فاقے ختم ہوئے۔ جس عثمانؓ کے ہاتھوں ہزاروں اجڑے ہوئے گھر آباد ہوئے۔ جس عثمانؓ کے ہاتھوں ہزاروں سوہاگ مسرتوں سے مالامال ہوئے، جس عثمانؓ کے ہاتھوں علیؓ کے گھر رونق آئی اور جس عثمانؓ کے ہاتھوں سخاوت نے عزت حاصل کی.........آج وہی عثمانؓ......... کھانے سے محروم ہے۔ یک کھانا کھلانے والے کو سزا دی جارہی ہے اس کے کھانے پہنچانے والے کو سزا کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ **تلک الایام نداولھابین الناس**

اسی پر بس نہیں ہے، بلکہ پھر باغیوں کی مدینہ کی گلیوں میں آواز بلند ہوتی ہے کہ خبردار!
آج کے بعد کسی کو عثمان کے گھر پانی پہنچانے کی اجازت نہیں ہے!
گویا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا کھانا پانی بند کردیا گیا

خونے نہ کردہ ایم و کسے را نہ کشتہ ایم
جرمم ہمیں است کہ عاشق روئے تو گشتہ ایم

امام ابن جریر طبریؒ اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ محاصرین عوام اور حضرت عثمان غنیؓ کے درمیان حائل ہوگئے اور ہر چیز یہاں تک کہ پانی اندر بھیجنے سے منع کردیا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے حضرت علیؓ۔ حضرت طلحہؓ۔ حضرت زبیرؓ۔ حضرت عائشہؓ کے پاس پیغام بھجوایا کہ..........

فانهم قد منعونا الماء فان قدرتم ان ترسلوا الينا شيئا من الماء فافعلوا۔

کہ باغیوں نے ہمارا پانی بند کردیا۔ اگر تم تھوڑا پانی بھیج سکتے ہو تو بھیجو..........!

حضرت علیؓ پانی لے گئے

حضرات گرامی! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا پیغام سنا تو فوراً پانی کا مشکیزہ بھر کر حضرت عثمانؓ کے آستانہ عالیہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ باغیوں نے حضرت علیؓ کو پانی لئے جاتے ہوئے دیکھا تو وہ آپ پر ٹوٹ پڑے اور نہایت دیدہ دلیری سے اس مشکیزے کو چھین کر پانی گرادیا اور حضرت علیؓ کو واپس جانے پر مجبور کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غصے کے عالم میں فرمایا کہ اے لوگو! جو کچھ تم کررہے ہو۔ یہ نہ تو مسلمانوں کا دستور ہے نہ ہی کافروں کا! تم آپ سے کھانے پینے کی چیزیں کیوں روکتے ہو۔ کیونکہ کھانے پینے سے تو روم و فارس کے کافر بھی کسی کو نہیں روکتے تھے!

وہ قیدیوں کو کھانے پینے کی پوری سہولتیں دیتے تھے!

تمہیں شرم آنی چاہئے.................. **فیما تستحلون حصره وقتله**.................. کس بنا پر تم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے محاصرہ اور قتل کو روا رکھے ہوئے ہو!

حضرت علیؓ کے ارشادات کا بھی سبائیوں پر کوئی اثر نہیں ہوا اور انہوں نے سختی سے حضرت علیؓ کو پانی دینے سے روک دیا تو حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے اپنا عمامہ اتار کر دیوار سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دار خلافت میں پھینک دیا۔ تاکہ حضرت عثمانؓ کو معلوم ہوجائے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو انتہائی کوشش کی کہ پانی آپ تک پہنچ جائے! مگر باغی آڑے آگئے اور حضرت علیؓ بطور یقین دہانی اپنا عمامہ چھوڑ کر چلے گئے تاکہ محبت عثمانؓ کا حق ادا ہوجائے! اور اعتماد علیؓ اور محبت عثمانؓ کی جیتی جاگتی تصویر سامنے آجائے!

خطیب کہتا ہے

واہ عثمانؓ تیری شان کے قربان.......................!

کربلا میں حسینؓ پر پانی بند ہوا تو.......................!

ساقی عباسؓ بنا......!

اور مدینے میں عثمانؓ پر پانی بند ہوا تو

ساقی علیؓ بنا......!

جس کو عباسؓ پانی پہنچائے وہ بھی شان والا

اور

جس کو علیؓ پانی پہنچائے وہ بھی شان والا

حسینؓ کا ساقی عباسؓ

عثمانؓ کا ساقی علیؓ

امت کا ساقی یا تو محمد مصطفیٰ ﷺ ہوگا

یا

مصطفیٰ ﷺ کا ساقی ابوبکر صدیقؓ ہوگا

انت صاحبی علی الحوض

چالیس دن پانی بند رہا

معزز سامعین...........آپ نے سنا ہوگا کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا کربلا میں دس دن پانی بند رہا.........یا تین دن پانی بند رہا۔ مجھے ان روایات پر نقد و جرح نہیں کرنا..........میں نے تسلیم کیا کہ سیدنا حسین بن علیؓ پر دس دن پانی بند رہا یا تین دن پانی بند رہا..........مگر آؤ......تمہیں ایک ایسا مظلوم دکھاؤں۔

مظلوم عثمانؓ پر

دس دن نہیں

بیس دن نہیں

تیس دن نہیں.................. پورے چالیس دن پانی بند رہا.............. جب آپ سے پوچھا گیا کہ عثمانؓ اتنے دنوں سے پانی بند ہے آخر جب شدت پیاس سے بے چین ہو جاتے ہو تو کیا کرتے ہو۔فرمایا مجھے جب پیاس کی شدت بے چین کر دیتی ہے تو میں قرآن کی تلاوت شروع کر دیتا ہوں۔قرآن پڑھتا جاتا ہوں اور پیاس بجھتی رہتی ہے۔

سبحان اللہ

خطیب کہتا ہے

خطیبو۔مقررو!واعظو۔ذاکرو!حکمرانو۔مدیرو۔اخبارنویسو!کیابات ہے؟

جن کا پانی تین دن بند رہا.................. ان کے لئے ٹی وی وقف۔ان کے لئے ریڈیو وقف۔ان لیے منبر ومحراب وقف۔ان کے لئے محافل ومجالس وقف.................. اور جن کا چالیس دن سے پانی بند رہے۔ان کے ذکر سے خطیب کی زبان گنگ،مقرر کا گلہ بند۔واعظ کی رگ بند.............. بند.................. حکمران کی رگ حمیت بند.................. مدیر وادیب کی فصاحت وبلاغت بند..................

کیا حسین بن علیؓ نواسہ رسول ہے تو..............

عثمانؓ دامادرسول نہیں ہے؟

اگر نواسہ رسول کا امت پر حق ہے تو داماد رسول کا بھی امت پر حق ہے۔اگر حسین ابن علیؓ ہمارے ایمان اور ایقان کی حلاوت ہیں اور جب اہل بیت ہمارے ایمان کا حصہ ہے تو پھر محبت عثمانؓ کا بھی حق ادا کیجئے۔ان کی شہادت کا ذکر بھی ٹی وی۔ریڈیو۔محافل ومجالس اور تقریبات میں کیجئے۔حضرت عثمانؓ کی مظلومانہ شہادت بھی آپ کو آواز دے کر دعوت انصاف دے رہی ہے۔

آیئے.................. اس مظلوم کی شہادت کا بھی ذکر کریں۔

آیئے.................. اس کے لئے بھی ریڈیو،ٹی وی کو مجبور کریں۔

آیئے.................. اس کے لئے بھی مدیروں وادیبوں کو لکھنے کا درس دیں۔

آ یئے.............. اس کے لئے بھی اپنی تقریر اور وعظ میں فصاحت و بلاغت کے دریا بہائیں۔

آ یئے.................. اس محسن اعظم شہید وفا مظلوم مدینہ کے ذکر شہادت سے ایمان کو جلا بخشیں۔

پانی کس کا................ جس نے اپنی جیب خاص سے بیر روحہ خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف فرمایا!

گویا کہ تمام اہل مدینہ کو پلانے والا آج خود پانی کی بوند بوند کی ترس رہا ہے۔

مجھے کہنے دیجئے............... حسینؓ پیاسوں کا امام تھا۔

مگر عثمانؓ پیاسے اماموں کا امام ہے!

یاحی یا قیوم برحمتک استغیث

سبحان اللہ

عثمانؓ پیاسا ہے.............................. مگر نماز پڑھ رہا ہے

عثمانؓ پیاسا ہے.............................. مگر تہجد پڑھ رہا ہے

عثمانؓ پیاسا ہے.............................. مگر قرآن پڑھ رہا ہے

عثمانؓ پیاسا ہے.............................. مگر عبادت کر رہا ہے

عثمانؓ پیاسا ہے.............................. مگر سجدے کر رہا ہے

حسینؓ کا عثمانی یونیورسٹی میں داخلہ

حضرات گرامی.......... ان حالات میں جب کہ باغیوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے فرزندان گرامی حضرت حسن مجتبیٰ اور حضرت حسینؓ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہرہ دینے کا حکم دے کر بھیجا اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ تم دونوں عثمانؓ کے دروازے پر پہرہ دو اور کسی باغی کو اندر نہ گھسنے دینا.......... حضرات حسنینؓ کریمین اپنے والد گرامی قدر سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کا رشاد گرامی سن کر فوراً

روانہ ہو جاتے ہیں اور حضرت عثمانؓ کے دروازہ اقدس پر پہرہ دینے کی ڈیوٹی ادا کرتے ہیں۔

چنانچہ امام ابن کثیر قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ محاصرین نے قصر خلافت کو احاطہ میں لے لیا تو.................

سار اليه جماعة من ابناء الصحابة من امر اباء هم عن الحسن والحسين وعبدالله بن الزبير. وكان امير الدار وعبد الله بن عمر

(البدايه والنهايه)

اور اصحاب رسول کے صاحبزادوں کی ایک جماعت اپنے آباء کے حکم سے آپ کے پاس پہنچی..........مثلاً................حضرت حسینؓ حضرت عبد اللہ بن زبیر (آپ قصر خلافت میں موجود مجاہدین کے امیر تھے) اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔ یہ سب حضرات باغیوں کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قریب جانے سے روکتے تھے اور ان پر تیر اندازی کرتے تھے!

استیعاب میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم دونوں جاؤ اور تقوما باب عثمان. (استیعاب)

اور حضرت عثمان غنیؓ کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور کسی کو ان کے قریب نہ جانے دو! باغیوں نے جب حملہ کر کے اس دروازے سے داخل ہونے کی کوشش کی تو حضرت حسنؓ اور حسینؓ نے پوری قوت سے مدافعت کر کے باغیوں کو اندر جانے سے روک دیا اور اسی کشمکش میں دونوں شہزادے زخمی اور خون آلود ہو گئے!

خطیب کہتا ہے

حضرت علیؓ نے حسنؓ و حسینؓ سے کہا کہ تم دونوں عثمانؓ کے دروازہ پر کھڑے رہو!

و تقوما باب عثمان

خطیب کی نظر میں ان شہزادوں کو حضرت علی کا تربیت دینا مقصود تھا!

گویا کہ حضرت علیؓ زبان حال سے ان کو بتا گئے..........کہ ان کے دروازے پر کھڑے ہو کر تربیت حاصل کرو! کہ

قید کسی طرح کاٹی جاتی ہے

بھوکے پیاسے رہ کر قرآن کس طرح پڑھا جاتا ہے

بھوکے پیاسے رہ کر تلاوت کس طرح کی جاتی ہے

بھوکے پیاسے رہ کر عبادت کس طرح کی جاتی ہے

بھوکے پیاسے رہ کر سجدے کس طرح کئے جاتے ہیں

شاید تمہیں بھی

پیاسا رہ کر قرآن پڑھنا پڑے

پیاسا رہ کر سجدہ کرنا پڑے

پیاسا رہ کر نماز پڑھنی پڑے

پیاسا رہ کر جام شہادت نوش کرنا پڑے

تربیت لے لو............سیکھ لو۔ ادائیں سیکھ لو۔ وفائیں سیکھ لو۔

یہ عثمانی یونی ورسٹی ہے۔ یہ درس گاہ ہے۔ یہ دارالتربیت ہے!

یہاں درس توحید دیا جاتا ہے

یہاں درس سخاوت دیا جاتا ہے

یہاں درس شہادت دیا جاتا ہے

یہاں درس عبادت دیا جاتا ہے

یہاں پیاسوں کو تلاوت کا طریقہ سکھایا جاتا ہے

یہاں پیاسوں کو سجدہ کے انداز سکھائے جاتے ہیں

یہاں پیاسوں کو معبود حقیقی کے در پر سر کٹانا سکھایا جاتا ہے

یہاں پیاسوں کو صبر و رضا کی تفسیر پڑھائی جاتی ہے۔

یہاں پیاسوں کو حیا و وفا کی حقیقی تصویر دکھائی جاتی ہے۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

مجھے کہنے دیجئے............ حسینؓ ابن علیؓ نے پیا سا رہ کر قرآن پڑھنا یہیں سے سیکھا۔

سجدے میں سر کٹانا یہیں سے سیکھا۔

عبادت میں سر دینا یہیں سے سیکھا۔

اور ظالموں کے سامنے نہ جھکنا یہیں سے سیکھا۔

عثمانؓ پرنسپل تھے عثمانی یونیورسٹی مدینہ کے

حسینؓ طالب علم تھے عثمانی یونیورسٹی مدینہ کے

اس لئے خطیب کہتا ہے کہ کربلا میں جو کچھ اندازِ شہادت اور وفا و سخا کے مناظر آتے ہیں ان میں جھلکیاں ہیں اس شہادت عثمانؓ کی جن کے دروازے پر حسینؓ نے کھڑے ہو کر پہرہ دیا تھا اور سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا!

علیؓ اور حسینؓ

علیؓ	باب	مدینۃ	العلم		بنا
حسینؓ	باب	عثمانؓ	کا	پہرے دار	بنا

نبی کے دروازے پر علیؓ کا پہرہ............ اس لئے نبی کے گھر میں جو داخل ہوگا۔ وہ علیؓ سے پوچھ کر جائے گا۔ کیونکہ مدینۃ العلم کا دروازہ جو ہوا.................. صدیقؓ جائے گا تو علیؓ سے پوچھ کر۔

عمرؓ جائے گا تو علیؓ سے پوچھ کر!

صدیقؓ کے حجرہ رسول میں جانے کا ذمہ دار علی ہوگا

فاروقؓ کے حجرہ رسول میں جانے کا ذمہ دار بھی علیؓ ہوگا

حسینؓ عثمانؓ کا پہرے دار

علیؓ نبیؐ وصدیقؓ وفاروقؓ کا پہرے دار

حق ادا کر دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے فرزندان گرامی نے محبت عثمانؓ اور داماد رسول کی عظمت کا سبحان اللہ۔

بس رحماء بینھم کی تفسیر کا نقشہ جمادیا۔!

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

حضرت عثمانؓ کا تاریخی خطبہ

حضرات گرامی! جب محاصرہ روز بروز تنگ ہوتا چلا گیا اور باغیوں نے کسی قسم کی رواداری اور نرمی کا رویہ اختیار نہ کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کاشانہ اقدس کی چھت پر کھڑے ہوکر ایک خطبہ دیا جو مظلوموں کی آواز بن کر آج تک تاریخ کے اوراق میں ثبت ہے اور رہتی دنیا تک آپ کی عظمتوں کا آفتاب بن کر آسمان انصاف وعدل پر چمکتا رہے گا اور اس کا درد اور ٹیسیں پوری دنیا کو دردمند اور غم زدہ کردیں گی۔ مسند امام احمد اور سیر کی دوسری کتابوں میں حضرت عثمان غنیؓ کے اس تاریخی خطبہ کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ!

حضرت عثمانؓ نے چھت کے اوپر سے مجمع کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ جب مدینہ آئے تو مسجد نبوی تنگ تھی............ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کون اس زمین کو خرید کر وقف کرے گا؟ اس کے صلہ میں اس کو جنت میں اس سے بہتر جگہ ملے گی! تو میں نے اس حکم کی تعمیل کی تھی............ کیا تم مجھے اس مسجد میں نماز پڑھنے سے روکتے ہو؟

تم خدا کی قسم کھا کر بتاؤ کہ جب حضور اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا تھا کہ ہے کوئی بیر رومہ کو خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کردے، کیونکہ یہی ایک میٹھے پانی کا کنواں تھا تو میں نے اس کنوئیں کو خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا تھا تو اس پر سرکار دوعالم ﷺ نے زبان نبوت سے مجھے جنت کی بشارت دی تھی! کیا تم آج مجھے اسی کنوئیں سے پانی پینے سے روکتے ہو!

کیا تم جانتے ہو کہ عسرت کے لشکر کو میں نے ہی ساز وسامان سے آراستہ کیا تھا! سب نے جواب میں کہا کہ سب باتیں سچ ہیں!

اس کو تسلیم کرنے کے باوجود کہ آپ کے تمام ارشادات صحیح ہیں اور درست ہیں۔ مگر سنگ دلوں نے پھر بھی کوئی اثر قبول نہ کیا، بلکہ اس محاصرے کو اور بھی شدید کردیا۔ پھر آپ نے بیان جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم میں سے کسی کو یاد ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت

ﷺ پہاڑ پر چڑھے تو پہاڑ ہلنے لگا آپ نے پہاڑ کو پاؤں سے ٹھوکر مار کر فرمایا۔ اے پہاڑ ٹھہر جا تیری پیٹھ پر اس وقت ایک نبی ایک شہید اور ایک صدیقؓ ہے اور اس بشارت کے وقت میں آپ کے ساتھ تھا۔ لوگوں نے کہا کہ یاد ہے!

پھر فرمایا کہ مکہ میں آپ نے مجھے حدیبیہ سے سفیر بنا کر بھیجا تھا۔ تو کیا اپنے دست مبارک کو میرا ہاتھ قرار نہیں دیا تھا! اور میری طرف سے خود ہی بیعت نہیں فرمائی تھی! سب نے کہا کہ سچ ہے۔ (مسند امام احمد)

خطیب کہتا ہے

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پانچ نعمتوں کا اس تقریر میں ذکر کیا ہے جو خصوصی طور پر آپ کو عطا کی گئی تھیں! یوں تو بے شمار فضائل و محاسن ہیں جو حضرت عثمان غنیؓ کے مراتب اور بلندی درجات پر مشتمل ہیں، مگر اس مقام پر پانچ محاسن کا تذکرہ فرمایا!

☆ مسجد نبوی کی توسیع و تعمیر میں عثمان غنیؓ کا زیادہ حصہ ہے!

☆ مدینہ منورہ کو میٹھا پانی حضرت عثمان غنیؓ کی سخاوت سے میسر آیا۔

☆ جنگ تبوک کے لئے ہزاروں سامان سے لدے ہوئے اونٹوں کا چندہ حضرت عثمان غنیؓ نے دیا!

☆ حدیبیہ میں سرکار دو عالم ﷺ نے اپنے ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیا۔

☆ پہاڑ پر آپ کو شہید کا خطاب زبان نبوت نے دیا۔

معلوم ہوا!

☆ جو حضرت عثمانؓ کا دشمن ہے اسے مسجد نبوی میں نماز پڑھنا چھوڑ دینا چاہئے...... سجدے اسی کے قیمتی بنیں گے جو دل حضرت عثمان غنیؓ کی محبت سے سرشار ہوگا!

مسجد نبی کی

عثمانؓ نبی کا............ جو عثمانؓ کا نہیں وہ رحمان کا نہیں۔

اور جو رحمان کا نہیں وہ قرآن کا نہیں؟

یہی وجہ ہے کہ آج عثمان کے دشمن قرآن کریم سے بھی محروم ہیں اور مسجد سے بھی محروم!

☆ مدینے کا پانی بھی اسے میسر آئے گا جو محبت عثمانؓ کی حلاوت سے بہرہ ور ہوگا!

☆ جنگ تبوک میں سخاوت کی انتہا۔اور جنگ مدینہ میں شہادت کی انتہا۔

☆ نبیؐ کا ہاتھ.........عثمانؓ کا ہاتھ.......... یہ تعبیر ہے..........اعتماد نبی کا اعتماد عثمانؓ پر

شہیـــــــد ....زبان نبوت جس کو شہید قرار دے دے۔اس کی شہادت کے اور ہی مزے.........قیامت کا دن ہوگا.........تو اللہ کے نبی خود فرما دیں گے کہ میرے مولیٰ عثمانؓ کو تو میں خود شہید قرار دے چکا ہوں گویا کہ زبان حال سے نبوت عثمان غنیؓ کی شہادت کی گواہ ہوگی..................سبحان اللہ

یہ وہ فضائل ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول نے خود اپنی زبان نبوت سے عثمان غنیؓ کو عطا فرمائے ہیں۔گویا کہ یوں سمجھ لیا جائے!

تقریر نبی کی،شان عثمانؓ کی

لسان نبوت نے فضائل عثمانؓ کا دلوں پر سکہ بٹھا دیا۔

ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یّشاء

حضرات گرامی! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی دلوں کو ہلا دینے والی تقریر سے بھی ان باغیوں کے قلوب پر کوئی اثر نہیں ہوا۔سچ کہا ہے اقبال مرحوم نے

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

وہ دل جو حق وصداقت کی چاشنی سے کورے ہو چکے ہوں۔وہ کان جو صداقت کی آواز سننے سے بہرے ہو چکے ہوں۔وہ دماغ جو انصاف کے تقاضوں پر سوچنا چھوڑ چکے ہوں۔وہ ضمیر جو مردہ ہو چکے ہوں اور وہ انسان جو صرف گوشت پوست کا صرف لوتھڑا لئے پھرتے ہوں۔ان کے اندر کا انسان مر چکا ہو۔ان پر ایسی حق وصداقت کی تقریروں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔!

بھلا ان باغیوں پر اس کا اثر کیا ہوتا جو اندھے بھی تھے۔بہرے بھی تھے اور گونگے بھی تھے! وہ

انسان کی شکل میں بھیڑیئے اور درندے تھے۔ حضرت عثمانؓ کے خون کے پیاسے تھے وہ خون عثمان کی شکل میں اسلام سے انتقام لینا چاہتے تھے۔ وہ اپنے درندہ صفت آباؤ اجداد کی رسم ورواج کے پابند تھے۔ حضرت محمد ﷺ کی آنکھوں کے نوردل کے سرور جنت کے رفیق۔ وفا وحیا کے پتلے۔ سخاوت وشجاعت کے پیکر حضرت عثمانؓ کو آج اپنی تلواروں، برچھیوں، لاٹھیوں، تیروں، نیزوں سے چھلنی کردینا چاہتے تھے۔ ان کے نزدیک یہ زریں موقعہ تھا اور وہ اسے آج کسی قیمت پر بھی گنوانا نہیں چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے نمازیں بند کیں۔ مسجد جانے سے روکا۔ خطبہ دینے سے روکا اور دانا پانی بند کردیا۔ جب اس پر بھی ان کا سینہ پر کینہ ٹھنڈا نہ ہوا تو انہوں نے حضرت عثمانؓ کے کاشانہ مبارک پر حملہ کرکے آپ کو شہید کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ ادھر ان کے منصوبے شہید کرنے کے تھے اور ادھر حضرت عثمانؓ کا پروگرام شہید ہونے کا تھا۔ پروگرام ساتھ ساتھ چلتے گئے۔

شہادت کی تیاری

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب چہار سو سے باغیوں کو محاصرہ کئے ہوئے دیکھا تو آپ نے بلند آواز سے قصر خلافت سے اہل مدینہ کو فرمایا کہ

یااهل المدینة انی استودعکم الله واسئله یحسن علیکم الخلافة من بعدی.

اے اہل مدینہ میں تمہیں اللہ کے حوالے کرتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ میرے بعد تمہیں اچھا خلیفہ عطا فرمائے!

پھر آپ نے اہل مدینہ کو فرمایا کہ میری طرف سے کسی کو جنگ کرنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ سب اپنے اپنے گھروں میں لوٹ جائیں۔

واقسم علیهم فرجعوا الا الحسن ومحمد وابن الزبیر واشباهالهم.

فجلسوا بالباب من امر اباءِ هم

اور انہیں قسم دی کہ اپنے گھروں کو واپس ہوجائیں۔ مگر حضرت حسنؓ ابن علی حضرت محمد بن طلحہ۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اور ان جیسے حضرات واپس نہ گئے بلکہ اپنے آباء کے حکم سے

دروازہ پر بیٹھ گئے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ آپ حج پر چلے جائیں اور حج کرا آئیں، مگر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب میں عرض کیا کہ **واللّٰہ یا امیر المومنین لجھاد ھو لاء احب الی من الحج.** (طبری)

خدا کی قسم اے امیر المومنین یہ آپ کی حفاظت کا جہاد مجھے حج سے زیادہ محبوب ہے!

اپنوں اور بیگانوں سے خطاب کے بعد آپ نے شہادت کی تیاری شروع فرمادی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق یہ یقین تھا کہ ان کی شہادت مقدر ہو چکی ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ان کو کئی مرتبہ اس سانحہ سے باذن الٰہی باخبر کیا تھا اور صبر و استقامت کی تاکید فرمائی تھی۔!

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس وصیت پر پوری طرح قائم اور ہر لمحہ ہونے والے واقعہ کے منتظر تھے! جس دن شہادت ہونے والی تھی۔ آپ روزہ سے تھے۔ جمعہ کا دن تھا خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ تشریف فرما ہیں اور ان سے کہہ رہے ہیں کہ عثمانؓ جلدی کرو......... تمہارے افطار کے ہم منتظر ہیں۔ حضرت عثمانؓ بیدار ہوئے کہ حاضرین سے اس خواب کا تذکرہ کیا۔ اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ میری شہادت کا وقت آگیا۔ باغی مجھے قتل کر ڈالیں گے! انہوں نے کہا کہ امیر المومنین ایسا نہیں ہوسکتا!......... پھر آپ نے اپنی اہلیہ سے فرمایا کہ میرا وہ پائجامہ دے دو جو میں نے کبھی نہیں پہنا۔ انہوں نے پائجامہ لا دیا اور آپ نے اسے پہن لیا اور پھر اپنے بیس غلاموں کو بلا کر آزاد کر دیا......... اور آپ تلاوت قرآن مجید میں مصروف ہو گئے! اور اپنے آپ کو قضائے الٰہی کے سپرد کر دیا اگر آپ لوگوں کو لڑائی سے نہ روکتے اور قسمیں نہ دیتے تو تاریخ کا بیان کچھ اور ہی ہوتا مگر۔

کان امر اللّٰہ قدرا مقدورا .... لیکن حکم الٰہی مقدر ہو چکا تھا اور وہ ہو کر رہا۔

جوں جوں وقت گزرتا گیا آپ کو شوق شہادت بڑھتا چلا گیا اور وصل محبوب کے لئے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی چلی گئیں۔

وعدہ وصل چوں شود نزدیک

آتش عشق تیز تر گردد

امام مظلوم نے شہادت کی تیاری مکمل کر لی اب صرف اور صرف شہادت کا انتظار تھا۔ شدید انتظار تھا! حکم دیا کہ دروازہ کھول دیا جائے!

ثم انه فتح الباب ووضع المصحف بين يديه ذاک انه رای من الیل ان النبی ﷺ يقول افطر عند نا الیلة

پھر آپ نے باغیوں کے لئے اپنا دروازہ کھول دیا اور اپنے سامنے قرآن حکیم رکھا یہ اس لئے کہ آپ نے رات کو خواب دیکھا تھا کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں آج شام تم ہمارے ساتھ افطار کرو!

المناک شہادت

حضرات گرامی! آخر وہ وقت آہی گیا جس کا آپ کو انتظار تھا اور اسلام کے اس عظیم سپوت کو ان المناک واقعات سے دوچار ہونا پڑا جن سے تاریخ اسلام آج تک شرمندہ ہے۔ باغیوں نے دیواریں پھاند کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا۔ آپ اس وقت تلاوت قرآن میں مصروف تھے۔ ایک درندہ صفت باغی نے آپ کے سر مبارک پر لوہے کی ایک لاٹ اس زور سے ماری کہ آپ پہلو کے بل گر پڑے۔ آپ کی زبان مبارک سے اس وقت یہ کلمہ نکلا کہ

بسم اللہ توکلت علی اللہ

سودان بن حمران نے دوسری ضرب لگائی جس سے خون کا فوارہ جاری ہوگیا۔ ایک اور سنگ دل آپ کے سینہ پر چڑھ بیٹھا اور جسم اطہر کے مختلف حصوں پر پے در پے نیزوں کے نو زخم لگائے کسی شقی اور بد بخت نے بڑھ کر تلوار کا وار کیا۔ آپ کی وفادار بیوی حضرت نائلہ نے اس وار کو روکنا چاہا جس سے آپ کی تین انگلیاں کٹ گئیں۔ باغیوں نے یہ حملہ اس قدر شدید کیا تھا جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور آپ کی روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون** .... شہادت کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تلاوت فرما رہے تھے! آپ اس وقت جس آیت کریمہ کی تلاوت فرما رہے تھے وہ تھی............... **فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وهو**

السمیع العلیم (بقرہ)

خدا تمہارے لئے کافی ہے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے!

امام ابن جریرؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ قاتل بد بخت نے جب آپ پر حملہ کیا تو آپ کے اگلے دانت ٹوٹ گئے اور خون کا فوارہ جو آپ کے منہ مبارک سے نکلا تو اس سے قرآن حکیم کی یہ آیت کریمہ رنگین ہوگئی................ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ..................

مصحف ناطق کا خون ساکت پر

امام ابن کثیر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ متعدد روایات سے ثابت ہے کہ آپ کے خون کا پہلا قطرہ آیت کریمہ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وهو السميع العليم پر پڑا۔ آپ کی شہادت مبارکہ تلاوت قرآن کرتے ہوئے ہوئی.........اور جب آپ نے خون بہتے ہوئے دیکھا تو بلا اختیار زبان مبارک سے یہ جملہ نکلا۔

سبحان الله العظيم

وہ امیر المومنین جو آغاز اسلام سے آنحضرت ﷺ کے رفیق تھے۔ جنہوں نے اس زمانے میں اسلام کا کلمہ پڑھا تھا۔ جب ان کا تمام خاندان کفر پر نہایت شدت سے قائم تھا جو اسلام کی دو مقدس ہجرتوں میں شریک ہوئے! جو اپنی مقبولیت عامہ کی وجہ سے صلح حدیبیہ میں آنحضرت ﷺ کی طرف سے سفیر بن کر گئے تھے جو آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کے نہایت مخلص اور وفادار دوست تھے! جو آنحضرت ﷺ کی دامادی کے شرف سے مشرف تھے! جو صحابہؓ کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے بعد سب سے افضل تھے! جن کو آنحضرت ﷺ نے جنتی ہونے کی تین بار بشارت دی تھی۔ جنہوں نے بیر رومہ مسلمانوں کے لئے وقف کیا تھا۔ جنہوں نے غزوہ عسرت میں کثیر ساز و سامان دیا تھا۔ جو قرآن مجید کے ناشر تھے۔ جنہوں نے بہت سے سرحدی ممالک کفار کے قبضہ سے نکال کر خلافت اسلامیہ میں داخل کئے تھے! وہ رحمت مجسم وہ خیر سراپا وہ اسوہ حسنہ وہ امام برحق وہ سردار کل، آج باغیوں کی شمشیر آبدار کی نذر ہوتا ہے۔ ایسی شمشیر جو خدا کے احکام سے باغی ہو کر مصحف ناطق کا خون مصحف ساکت کے اوراق پر گراتی تھی!

امام مظلوم نے ایسے مصائب برداشت کئے جو اگر پہاڑ پر ڈالے جاتے تو وہ یقیناً ریزہ ریزہ ہوجاتا۔ لیکن امام نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ اس ابتلاء سے گزر گئے۔ اور آخر شہید ہونے کا شرف حاصل فرمایا۔ امام شہید ہوگئے اور حدیث نبوی نے جنت کی بشارت دے کر ان کی بے گناہی اور مظلومیت کا اعلان فرمادیا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

خطیب کہتا ہے

☆ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات ذکر خدا اور تلاوت قرآن میں گزرے!

☆ خون بہتے ہوئے دیکھا تو خدا کی تسبیح بیان کرتے ہوئے فرمایا.................

سبحان اللّٰہ العظیم

سب سے پاک اور سب سے بڑا وہی ہے جسے اللہ کہتے ہیں۔

بسم اللّٰہ توکلت علی اللّٰہ

یہ جملہ آخری وقت میں زبان پر جاری ہوگیا۔ محمدی یونیورسٹی کا یہ طالب علم عثمان غنی رضی اللہ عنہ آخری وقت بھی توحید خداوندی اور اعتماد علی اللہ کا درس دے گیا۔

بازی جیت گیا.................مظلوم کائنات شہید مدینہ بازی جیت گیا اور اس کے دشمن ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ملعون قرار پاگئے!

شہادت کا خون قرآن کی اس آیت پر گرا کہ

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ

تیرے لئے اللہ کافی

اللہ تعالیٰ عثمانؓ کا کفیل ہوگیا

اللہ تعالیٰ عثمانؓ کا وکیل ہوگیا

گویا کہ خداوند قدوس کی طرف سے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کفایت کا سرٹیفکیٹ دے دیا گیا!

اے عثمانؓ فکر نہ کر تیرے لئے اللہ کافی ہے۔

جس کا اللہ ہو.................اسے اور کسی سہارے کی ضرورت نہیں!

شہادت عثمانؓ کا گواہ قرآن ہوگا!

کسی کی شہادت کی گواہی مکہ کی گلیاں دیں گی۔

کسی کی شہادت کی گواہی مدینہ کی گلیاں دیں گی۔

کسی کی شہادت کی گواہی میدان بدر دے گا۔

کسی کی شہادت کی گواہی میدان احد دے گا۔

کسی کی شہادت کی گواہی حجاز کے صحرا دیں گے۔

کسی کی شہادت کی گواہی میدان کربلا دے گا۔

لیکن قربان جاؤں تیرے اے عثمانؓ..........!

تیری شہادت کی گواہی اللہ کا قرآن دے گا؟

ایک اور انداز............!

روضہ کھلے گا تو اندر سے صدیقؓ وفاروقؓ نکلیں گے۔

قرآن کھلے گا تو اندر سے شہید عثمانؓ نکلیں گے۔!

روضہ انور کی چابی بھی رحمٰن کے پاس

قرآن حکیم کی چابی بھی رحمٰن کے پاس

صدیقؓ وفاروقؓ کے دشمنوں کو روضہ انور نصیب نہیں ہوگا

عثمانؓ کے دشمنوں کو قرآن نصیب نہیں ہوگا

جو سینہ عشق عثمانؓ سے خالی

وہ سینہ حفظ قرآن سے خالی

یاحی یاقیوم برحمتک استغیث

☆ عثمانؓ کے دشمن ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حفظ قرآن اور خدمت قرآن سے محروم ہو گئے!

☆ مسجدیں قرآن سے آباد اور قرآن اہل سنت کے پاس!

☆ مدارس قرآن سے آباد اور قرآن اہل سنت کے پاس!

☆ سینے قرآن سے آباد اور حافظ اہل سنت کے پاس!

☆ مکہ مدینہ قرآن سے آباد اور قرآن اہل سنت کے پاس!

☆ قرآن اہل سنت کے سینے میں

☆ قرآن اہل سنت کے مدینے میں

☆ قرآن کی تشہیر اہل سنت نے کی

☆ قرآن کی تفسیر اہل سنت نے کی

☆ قرآن، رمضان، عثمان، تینوں اہل سنت کا سرمایہ ہیں۔

سبحان اللہ العظیم

کتاب اللہ کی توہین

قرآن حکیم جس کی تلاوت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمار ہے تھے۔اس کو ایک بد بخت ملعون غافقی نے پاؤں کی ٹھوکر مار کر پارا پارا کر دیا چنانچہ امام ابن جریر طبری فرماتے ہیں کہ

ضرب المصحف رجله فاستدار المصحف فاستقر بين يديه وسالت عليه دماة (طبری)

خطیب کہتا ہے

قرآن کی توہین کرنے والا چور پکڑا گیا!

جو عثمانؓ کا دشمن ہوگا وہ قرآن کا دشمن ہوگا!

آج قرآن کو جلایا جار ہا ہے۔اس کو جلانے والے کو پہچاننا مشکل نہیں ہے۔جو عثمان غنیؓ کو نہیں مانتا وہی اس فعل شنیع کا مرتکب ہوسکتا ہے۔آپ انکوائری کریں نہ کریں ہمیں علم ہے کہ قرآن کے دشمن قرآن کو جلانے والے وہی لوگ ہیں جو نسلاً بعد نسلٍ عثمان غنیؓ کے قاتلوں کی اولاد میں سے چلے آرہے ہیں۔ان کی نگرانی کیجئے جس طرح قاتلان عثمان کا پتہ چل گیا ہے اسی طرح قرآن

جلانے والوں کا بھی سراغ مل گیا.......... ہے!

شہادت عثمانؓ سے صحابہؓ کے ہوش اڑ گئے

حضرت امام مظلوم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت سے مدینہ میں کہرام برپا ہوگیا اور ہر طرف اداسی چھاگئی۔لوگوں میں ہیجان پیدا ہوگیا۔سیدہ نائلہؓ نے جب قصر خلافت کی چھت سے اعلان کیا کہ اے لوگو! تاجدار وفاو حیاءعثمانؓ داماد رسول شہید کردیئے گئے ہیں تو پورے مدینہ میں سوگوار فضا پیدا ہوگئی اور لوگ بے قرار ہوکر قصر خلافت کی طرف بھاگتے ہوئے آنے لگے،آپ کے گھر میں داخل ہوتے تو آپ کی مظلومانہ شہادت اور کیفیت کو دیکھ کر بے تاب اور بے قرار ہورہے تھے!

علیؓ کی آمد اور حسینؓ پر غصہ

سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو جب حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کی خبر ملتی ہے تو آپ قصر خلافت میں آتے ہیں اور اپنے دونوں صاحبزادوں سے فرمایا کہ

کیف قتل امیر المومنین انتما علی الباب ورفع یده فلطم الحسن وضرب صدر الحسینؓ .

جب تم دروازوں پر متعین تھے تو امیر المومنین کس طرح قتل کردیئے گئے۔آپ نے حضرت حسنؓ کو طمانچہ مارا اور حضرت حسینؓ کے سینہ پر مارا۔

معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ صدمہ حضرت سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو ہوا اور صدمہ ہوتا بھی کیوں نا؟ آخر عثمان غنیؓ وہ شخصیت تھے جنہوں نے آڑے وقت میں حضرت علیؓ کا ہاتھ بٹایا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی کے لئے ایک خطیر رقم دے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ممنون کردیا تھا۔ یہ آپس میں شیر وشکر تھے اور جگری دوست تھے اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ کی شہادت سے اس قدر صدمہ ہوا کہ اپنے شہزادوں کو بھی اس وقت غصے میں مارا،اور دوسرے پہرے داروں پر بھی سخت ناراض ہوئے!

شہید مظلومؓ کی لاش پر مظالم

حضرات گرامی! اکثر ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ دشمن انسان کی زندگی تک اس کے درپے آزاد رہے ہیں۔ مگر یوں ہی آدمی کی زندگی اور حیات کی شمع گل ہوجاتی ہے۔ دشمنوں کے مصائب بند ہوجاتے ہیں اور جور وستم کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایسے مظلوم شہید ہیں کہ آپ کو شہید کرنے کے بعد بھی دشمنوں کے مظالم جاری رہتے ہیں اور انہوں نے ظلم وستم کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا بلکہ جی بھر کر آپ کے جسم اطہر اور لاش مبارک کی بے حرمتی کرتے رہے چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ پہلے تو باغیوں نے یہ اعلان کردیا کہ عثمانؓ کا جنازہ پڑھنے کی اور جنازہ اٹھانے کی اجازت نہیں ہے اسی طرح آپ کا جسم اطہر تین دن تین راتیں یا دو دن اور دو راتیں بے گور کفن پڑا رہا۔ یہ ظلم کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے کہ جس کی دولت نے ہزاروں غریبوں کو جہیز اور کفن دیئے آج اس کا جسم اطہر دو گز زمین اور کفن سے محروم ہے اور باغی اس بات پر مسرور ہیں کہ انہوں نے عثمانؓ کو بے گور و کفن کردیا ہے!

نعش کی بےحرمتی

حضرت علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ شہادت کے بعد ایک مصری ننگی تلوار لے کر آیا اور کہنے لگا۔ خدا کی قسم میں عثمانؓ کی ناک کاٹ لوں گا۔ اس پر آپ کی زوجہ محترمہ نے آستینیں چڑھالیں اور اس کی تلوار پکڑلی جس سے آپ کا انگوٹھا کٹ گیا۔ پھر آپ نے حضرت عثمانؓ کے ایک غلام سے فرمایا کہ اس کو فی النار کردو اس کے پاس حضرت عثمانؓ کی تلوار تھی اس نے باغی کو جہنم رسید کردیا۔

اس کے بعد باغیوں نے آپ کا سر مبارک جسد اطہر سے کاٹنا چاہا مگر آپ کی ازواج مطہرات نے دشمن کے ارادوں کو خاک میں ملادیا.......................لیکن ان کی آتش حسد ٹھنڈی نہ ہوئی۔

پسلی توڑدی

ایک کمینہ باغی عمر بن ضابی آیا اس نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زیارت کے بہانے

آپ کی پسلی مبارک پر وار کر کے آپ کی پسلی توڑ دی!

منہ پر طمانچہ

امام ابن کثیر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ میں محمد بن سیرین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں کعبہ میں طواف کر رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ہے جو کہتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَمَا اَظُنُّ اَنْ تَغْفِرَلِيْ.......................

الٰہی تو مجھے بخش دے اور میرا گمان نہیں کہ تو مجھے بخشے گا۔

میں نے اس سے کہا اے اللہ کے بندے جو کچھ تو کہتا ہے۔ میں نے یہ کسی سے بھی کہتے نہیں سنا۔ اس نے کہا کہ میں نے اللہ سے عہد و پیان باندھا تھا کہ اگر میں عثمانؓ کے منہ پر طمانچہ مار سکا تو ضرور ماروں گا۔ پس جب وہ قتل کئے گئے اور ان کا جنازہ اپنے گھر میں چارپائی پر رکھا ہوا تھا تو میں وہاں داخل ہوا گویا کہ میں بھی ان کی زیارت کے لئے آیا ہوں۔ مجھے ذرا سی تنہائی کا موقع مل گیا تو میں نے آپ کے چہرہ اقدس سے کپڑا اٹھایا اور آپ کے چہرہ مبارک پر تھپڑ مارا جس کی وجہ سے میرا دایاں ہاتھ سوکھ گیا۔ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا دایاں ہاتھ دیکھا تو یَابِسَةٌ کَاَنَّهَا عُوْدٌ وہ اس طرح سوکھا ہوا تھا جیسے وہ لکڑی ہے۔

(البدایہ والنہایہ)

پسلی کا توڑنا، منہ پر طمانچہ مارنا، نعش مبارک کو بے گور و کفن رکھنا یہ وہ مظالم ہیں جو شہید مظلوم کے ساتھ شہادت کے بعد بھی جاری رکھے گئے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ باغیوں نے اعلان کر دیا کہ خبردار کوئی عثمانؓ کا نہ تو جنازہ اٹھائے اور نہ ہی آپ کو دفن کرنے کے لئے جائے۔ یمنعونهم الصلوٰة علیه ومنعوهم ان یدفن بالبقیع. (طبری)

انہوں نے نماز جنازہ پڑھنے اور بقیع میں دفن کرنے سے روک دیا۔

ایک روایت میں ہے لا واللّٰه لایدفن فی مقابر المسلمین (طبری)

نہیں خدا کی قسم یہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہوں گے!

گویا کہ یہ بار بار اعلان کیا جاتا رہا کہ عثمان کا جنازہ بھی نہ پڑھا جائے اور انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہیں کیا جاسکتا۔ ان دردناک واقعات سے حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کا ایک نہایت ہی دردناک اور المناک پہلو سامنے آتا ہے جو آپ کی شہادت کو ایک امتیازی اور منفرد مقام پر لا کھڑا کرتا ہے اور آپ کی شہادت شہدائے اسلام میں ایک انفرادی حیثیت کی حامل ہوگئی۔

سیّدہ ام حبیبہؓ کا شدید احتجاج

حضرات گرامی! جب باغیوں نے حضرت عثمان غنیؓ کو شہید کرنے کے بعد بھی ظلم وستم کا بازار گرم کیے رکھا اور شرافت واخلاق کی تمام حدود کو پامال کردیا اور امام مظلوم کے جسم اطہر پر بھی پے در پے وار کرتے رہے اور آپ کو مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن کرنے سے روک دیا، تو سیّدہ طاہرہ، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا جو مسلمانوں کی ماں تھی اور حضور اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ محترمہ تھیں ان کو جلال آگیا۔ آپ کاشانہ مبارکہ سے تشریف لائیں اور مسجد نبوی کے دروازہ پر کھڑی ہوکر اعلان فرمایا کہ

اے باغیو............ میں ام حبیبہ زوجہ رسول ہوں!

میں تمہیں وارننگ دیتی ہوں کہ یا تو حضرت عثمانؓ کا جنازہ اٹھا کر دفن کرنے کی اجازت دی جائے ورنہ میں بے حجابانہ تمہارے مقابلے میں آکر خود تجہیز وتکفین کا انتظام کروں گی۔

خطیب کہتا ہے

اللہ اللہ............کون ام حبیبہؓ؟

ام المومنین

زوجہ رسول

ہمشیرہ معاویہؓ

جن کے حق میں قرآن نازل ہوا۔

جن کی عفت وپاکیزگی پر خدا گواہ۔

جو پل صراط سے گزریں گی تو تمام انبیاء واولیاٗ کو حکم ہوگا نظریں جھکالو محمدؐ کے گھرانے

والے گزر رہے ہیں۔

عظمت عثمانؓ کے لئے خود میدان میں آ گئی۔

واہ عثمانؓ تیری شان.............................!

اللہ تیری عظمت کا محافظ

پیغمبر تیری عظمت کا علمبردار

سیدہؓ تیری عظمت کے وارے نیارے۔

سبحان اللہ

باغیوں نے جب حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے اس نعرہ جہاد کو سنا تو ان کے پاؤں تلے سے مٹی نکل گئی اور ان کی تمام تدبیریں دھری کی دھری رہ گئیں اور انہوں نے بادل نخواستہ حضرت عثمانؓ کے جنازہ کو اٹھانے کی اجازت دے دی۔

علیؓ و حسنؓ نے کندھا دیا

حضرات گرامی! جب مظلوم مدینہ حضرت عثمان غنیؓ کا جنازہ اٹھانے کی اجازت دی گئی تو رات کا وقت تھا سب سے پہلے کندھا دینے والوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے حضرت حسنؓ شامل تھے۔ جنازہ رات کی تاریکی میں جا رہا تھا اور مدینہ کی گلیوں میں گھوم رہا تھا۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
محبوب کی گلی میں ذرا گھوم کے نکلے

جنازہ پر سنگ باری

حضرات گرامی! آپ نے ایسے جنازے تو ہزاروں دیکھے ہوں گے جن پر خوشبو چھڑکی گئی اور کافور چھڑکی گئی ہو اور ایسے جنازے بھی ہزاروں دیکھے ہوں گے جن پر پھول کی پتیاں نچھاور کی گئی ہوں۔ مگر آیئے آج ایک مظلوم شہید کا جنازہ بھی جاتا ہوا دیکھ لیں۔ اس پر پھول نہیں اور اس پر خوشبو نہیں بلکہ اس پر پتھروں کی بارش کی جارہی ہے کسی کے جنازے پر پھولوں کے ڈھیر ہوتے ہیں۔ عثمانؓ تیری مظلومیت کا کیا کہنا کہ تیرے جنازے پر پتھروں کے ڈھیر ہیں۔ امام ابن جریرؒ

فرماتے ہیں کہ تین دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نعش پڑی رہی اور دفن نہ کرنے دی گئی۔ پھر جب باغیوں نے مجبور ہو کر آپ کو دفن کرنے کی جازت دی تو باغیوں نے سنگ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ جنازہ گلی سے گزرے گا تو راستہ میں چھتوں پر سنگ باری کی جائے گی۔ چنانچہ راستہ میں مختلف چھتوں پر باغی چڑھ گئے اور مظلوم مدینہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے جنازہ پر سنگ باری کی۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ

فقعد واله فی الطریق بالحجارة فلما خرج علی الناس رجموا سریره.

(طبری)

راستے میں پتھر لے کر بیٹھ گئے۔ جب جنازہ ظاہر ہوا تو جنازہ کی چارپائی پر پتھر برسائے

استغفر اللّٰه ......معاذ اللّٰه

حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا کٹی ہوئی انگلیوں والے ہاتھ سے چراغ لے کر ساتھ ساتھ جارہی تھیں.......... جب روضہ رسول قریب آیا.........تو ضبط کے تمام بندھن ٹوٹ گئے!..........آہ وبکا کی اجازت نہ تھی۔ نوحہ وماتم روا نہیں تھا۔ چیخ وپکار جائز نہیں تھا۔ مگر دل کی دنیا میں جی کی بستی میں۔ دل ہی دل میں سب کچھ کہہ لیا گیا..............اے روضہ رسول کے مکین........آپ کا داماد.......... مظلوم عثمانؓ.............. اس کا جنازہ..............رات کے اندھیرے میں چند کندھوں پر جارہا ہے۔......... سینے پر بتاؤں کیا ہے۔ جنازے پر بتاؤں کیا ہے...............جسم عثمانؓ پر معلوم ہے کیا ہے................ پھول، خوشبو نہیں نہیں پتھر ہی پتھر.........دانت ٹوٹ چکے ہیں۔ جسم چور چور ہے۔ منہ پر شہادت کے بعد طمانچے مارے گئے ہیں۔ پسلی توڑ دی گئی ہے تین دن نعش بے گوروکفن پڑی رہی ہے؟

یہ خیالات تھے۔ یہ تصورات تھے۔ یہ دل ہی دل میں درد وکرب کے اتھاہ سمندر تھے جن کو نائلہ لبوں پہ نہ لاسکی، دل کی باتیں زبان سے نہ کہہ سکی۔ روضہ رسول کے پاس سے گزرتے ہوئے نائلہ کی آنکھوں سے برسات کی جھڑی برس پڑی۔ سسکیوں اور آہوں نے عرش اعظم کو ہلا دیا مگر.........**بشر الصابرین**..............کی آیت نے دلاسہ دیا................رحمت خداوندی

نے پیار کیا..............اور جنت کی بہاروں نے آغوش سکینت میں لے لیا اور یوں دل کی دنیا میں ہی نقشے بنے رہ گئے۔ لب اظہار نہ کر سکے! اور حضرت عثمانؓ کا جنازہ آہستہ آہستہ فرشتوں کی سلامی میں روضہ رسول کے قریب سے گزر گیا۔

جنت البقیع

جنت البقیع جو واقعتاً جنت ہے جس میں دس ہزار جنتی آرام فرما رہے ہیں جس پر جنت بھی رشک کرتی ہے۔ اس میں جنازہ داخل ہو گیا تو باغیوں نے اس کے کونے میں دفنانے کی اجازت دی جو ان کی نظر میں جنت نہیں تھا۔ مگر عثمانؓ شہید کا جسم اطہر جس سرزمین پر پہنچ گیا وہ خود رشک جنت بن گئی اور جنت کی بہاروں نے جنت کی فضاؤں نے خود بڑھ کر درخواست کی کہ اے جنت کو جنت بنانے والے انسان ادھر بھی نظر کی ایک جھلکی فرما دیجئے، تا کہ میں بھی جنت ہونے کا شرف حاصل کر سکوں۔ اس طرح حضرت عثمانؓ کو جنت البقیع کے ایک کونے میں دفنا دیا گیا..........اور جب مٹی ڈال دی گئی اور کسی نے ایک نظر سے جائزہ لیا تو یوں معلوم ہوا کہ دس ہزار جنتیوں کے قبرستان میں حضرت عثمانؓ کی قبر کی حیثیت ایسے ہی جیسے پورے قبرستان کا صدر محترم سردار اعلیٰ اور مظلوم مدینہ..........شہید وفا..........اور سب کا امام ....اور ذرا آپ کے پہلو میں ایک قبر کو دیکھا گیا تو بتانے والے نے بتایا کہ یہ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک ہے جو سرکار دوعالم ﷺ کی دایہ مبارکہ تھیں جس سے یہ نیک فال نکلی کہ قیامت کے دن حضور ﷺ کی انگلی پکڑ کر سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ اٹھیں گے اور سیدہ حلیمہ طاہرہؓ کی انگلی پکڑ کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جنت کی طرف رواں دواں ہوں گے!

دشمن کا منہ یہاں بھی کالا
دشمن کا منہ وہاں بھی کالا

رہے نام اللہ کا

ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل احياء ولكن لاتشعرون

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن